نقش آغاز راشد الحق سمیع حقانی

متحدہ مجلس عمل سرحد حکومت کے انقلابی اقدامات

اُردو کو صوبے کی سرکاری زبان قرار دینا اور میٹرک تک مفت تعلیمی سہولت

متحدہ مجلس عمل صوبہ سرحد کی حکومت جسے ابھی قائم ہوئے چند مہینے ہی ہوئے ہیں لیکن اب تک اس کی مجموعی حکومتی کارکردگی نہ صرف اطمینان بخش بلکہ قابل تحسین بھی ہے۔ مجلس عمل کی حکومت نے آتے ہی صوبہ سرحد کے غیور مسلمانوں کے دیرینہ مطالبے کی روشنی میں فحاشی اور عریانی کے خلاف فوری اقدامات کیے۔ اور اس کے بعد دیگر کئی اہم انقلابی اقدامات کا اعلان بھی ہوا۔ ان میں سرفہرست میٹرک تک مفت تعلیم اور اُردو زبان کو صوبہ کی سرکاری زبان قرار دینا نہایت ہی مستحسن فیصلے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اُردو زبان کو سرکاری حیثیت اگر واقعتاً دی گئی تو یہ ایک بہت بڑی خدمت ہوگی۔ اُردو دنیا کی واحد ایسی بدقسمت زبان ہے جو اپنے ہی ملک اور دیس میں ہمیشہ سے اجنبی چلی آرہی ہے اور اسے انگریزی اور دیگر علاقائی زبانوں کے مقابلے میں تیسرے درجہ کی حیثیت دی گئی۔ حالانکہ یہی اس ملک کی قومی زبان اور برصغیر کے مسلمانوں کی تہذیبی پہچان ہے اور اسی کی بدولت پاکستان کے مختلف اقوام اور صوبے وحدت کے رشتے میں جُڑے ہوئے ہیں اور یہی اردو زبان علاقائی ولسانی تعصّبات کو ختم کرنے کا ایک اہم ذریعہ ثابت ہوسکتی ہے۔ پاکستان کا مختلف شعبوں میں دیگر ممالک سے پیچھے رہ جانے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ پاکستان میں تعلیم، تحقیق اپنی قومی زبان کے بجائے ہمیشہ سے انگریزی زبان میں ہوتی چلی آرہی ہے۔ حالانکہ جاپان، چین، کوریا، فرانس، جرمنی، روس اور دیگر کئی ترقی یافتہ ممالک صرف اپنی قومی زبانوں پر توجہ دینے کے باعث ہی ترقی کے اعلیٰ منازل پر پہنچ گئے ہیں اور ہم ابھی تک انگریزوں کی غلامی اور اتباع کرتے چلے آرہے ہیں۔ اسلئے آج ہم ہر میدان میں ان سے پیچھے رہ گئے ہیں۔ بہرحال دیر آید درست آید۔ ایک چھوٹے اور پسماندہ صوبے کی طرف سے یہ فیصلہ قابل تحسین اور دیگر صوبوں اور خصوصاً مرکز کیلئے قابل اتباع ہے۔ اسی طرح میٹرک تک مفت تعلیم دلوانے کا فیصلہ بھی نہایت دوررس نتائج کا حامل ہوسکتا ہے اور اس فیصلے سے ملک میں شرح خواندگی میں خاطر خواہ اضافہ ہوسکتا ہے۔ تعلیم کسی بھی ملک کیلئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے لیکن پاکستان میں بدقسمتی سے حکومتوں نے سب سے کم توجہ اسی اہم شعبہ کی طرف دی ہے اور پھر اس پر طرفہ تماشہ یہ کہ حکمرانوں نے ملک میں طبقاتی اور پرائیویٹ نظام تعلیم کی بھی مکمل سرپرستی کرڈالی۔ جس کے نتیجے میں حکومتی تعلیمی ادارے تو یتیم ہوکر رہ گئے لیکن صرف اقلیتی صاحب ثروت طبقہ کو فائدہ ہونے لگا اور اب صورتحال یہ ہے کہ ملک کی بیشتر آبادی تباہ حال سرکاری سکولوں میں بے سروسامان اپنا وقت گزار رہی ہے اور ہزاروں بچے فیسوں کی

بھر مار کی وجہ سے تعلیم جیسی بنیادی ضرورت سے محروم رہ گئے اور اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق صرف صوبہ سرحد میں تعلیم سے محروم بچوں کی تعداد پچیس لاکھ سے متجاوز ہے تو مجموعی طور پر ملک کی تعلیمی صورتحال کیا ہوگی؟

ع　　قیاس کن زگلستان من بہار مرا

میٹرک تک مفت تعلیم کے فیصلے سے اگرچہ صوبہ سرحد کی غریب حکومت کو چھ کروڑ سالانہ کا اضافی نقصان اٹھانا پڑے گا لیکن اگر غور کیا جائے تو اچھے مستقبل کیلئے یہ گھاٹے کا سودا نہیں۔ مجلس عمل کی حکومت کو اگر یکسوئی سے چلنے دیا گیا تو وہ دن دور نہیں جب اس ملک کے مفلوک الحال اور غریب لوگوں کے تمام مسائل انکی دہلیز پر ہی حل ہونا شروع ہو جائیں گے اور ان کے مقدر کی تاریکی روشنی میں بدل جائے گی۔

خطیب بادشاہی مسجد مولانا عبدالقادر آزادؒ کی رحلت

گزشتہ دنوں ملک کی نامور شخصیت اور تاریخی بادشاہی مسجد لاہور کے خطیب مولانا عبدالقادر آزادؒ طویل علالت کے بعد لاہور میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم گوناگوں صفات کی حامل شخصیت تھے۔ آپ ایک طویل عرصے سے شاہی مسجد میں خطابت کے فرائض سرانجام دیتے چلے آرہے تھے اور اپنے ولولہ انگیز اندازِ خطابت سے سامعین کے دلوں کو گرمی بخشتے تھے۔ آپ کو یہ منفرد اعزاز بھی حاصل تھا کہ 1974ء میں لاہور میں منعقدہ عالمی اسلامی سربراہی کانفرنس کے انعقاد کے موقع پر آپ نے عالم اسلام کے تمام امراء، سلاطین، صدور، وزراء اعظم اور دیگر مقتدر شخصیات کی نماز جمعہ کی امامت فرمائی تھی۔ تقریر و خطابت کے علاوہ آپ تصنیف و تالیف کی طرف بھی میلان رکھتے تھے اور کئی کتابیں اور مضامین بھی آپ کے شائع ہو چکے ہیں۔ آپ مرنجان مرنج طبیعت کے مالک تھے اور جس محفل میں بھی ہوتے آپ ہی کا رنگ محفل پر غالب رہتا۔ اگرچہ بعض دفعہ مولانا آزادؒ کے ساتھ کئی امور میں علمی اور دینی حلقوں نے آپ کے ساتھ اختلاف کیا۔ لیکن آپ کی مجموعی حیثیت مسلّم رہی۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ دارالعلوم حقانیہ اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کے ساتھ آخر تک قلبی لگاؤ رہا، ماہنامہ ''الحق'' کے شروع ہی سے قاری تھے، راقم کو آپ کے ساتھ ایک بین الاقوامی کانفرنس (منعقدہ لیبیا، چاڈ) کے سفر میں رفاقت کا اتفاق بھی ہوا اپنے تعارف کرانے پر آپ نے فرمایا کہ آپ میرے پسندیدہ رسالے کے پسندیدہ مدیر ہیں اور ثبوت کے طور اپنے سامان سے ''الحق'' کا تازہ شمارہ مجھے دکھایا۔ جو آپ اپنے ہمراہ مطالعہ کیلئے لائے تھے اور پھر خصوصاً اس ناکارہ کے اوراق پریشاں سفرنامہ ''ذوق پرواز'' کے بارے میں سارے سفر میں اپنے پاکیزہ تاثرات کا اظہار کرتے رہے اور تمام سفر میں نہایت شفقت و محبت سے پیش آتے رہے۔ المختصر آپ کے اٹھ جانے سے پاکستان ایک نامور بین الاقوامی شخصیت سے محروم ہو گیا۔ ادارہ اس موقع پر آپ کے پسماندگان، برخورداران اور خصوصاً نائب خطیب بادشاہی مسجد سے دلی تعزیت کرتا ہے۔　　ع　　حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا